مطبوعات

فوائد جامعہ بر عجالۂ نافعہ | تالیف: شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلویؒ۔ شارح: مولانا محمد عبدالحلیم چشتی۔ ناشر: نور محمد، کارخانہ تجارت کتب، آرام باغ، کراچی قیمت: قسم اول پندرہ روپے، قسم دوم بارہ روپے۔ صفحات ۵۷۶۔

اس خیر الامم پر فلاکت و ادبار کا ایک وقت وہ بھی آیا جب اس نے علم حقیقی یعنی قرآن و سنت سے روگردانی کر کے اپنی تمام تر توجہ منطق و فلسفہ، ہیئت و کیمیاء اور اسی قبیل کے دوسرے علوم پر صرف کر دی جن کو وہ بزعم خویش علومِ عقلی سے تعبیر کرتے تھے۔ فقہ اگرچہ پڑھی جاتی تھی تاہم بالعموم محض سرکاری ملازمت کے حصول کے لیے۔ چنانچہ علامہ رشید رضا ایک جگہ لکھتے ہیں کہ "ولولا عنایۃ اخواننا علماء الھند بعلوم الحدیث فی ھذا العصر لقضی علیہا بالزوال من امصار الشرق فقد ضعفت فی مصر والشام والعراق والحجاز منذ القرن العاشر للھجرۃ حتیٰ بلغت منتھی الضعف فی اوائل ھذا القرن الرابع عشر" (ہمارے بھائی ہندوستانی علماء اگر اس زمانے میں علومِ حدیث کی طرف توجہ نہ کرتے تو مشرقی ممالک سے یہ علوم ختم ہو چکے ہوتے کیونکہ مصر، شام، عراق اور حجاز میں دسویں صدی ہجری سے یہ علوم ضعف کا شکار ہو چکے تھے اور چودھویں صدی کے اوائل تک ضعف کی آخری منزل تک پہنچ گئے تھے)۔ قرآن و سنت سے بے اعتنائی کے دوسرے نقصانات جو پہنچے سو پہنچے، سب سے بڑا نقصان یہ پہنچا کہ امت محمدی علیٰ صاحبہا افضل التحیات والتسلیمات کے مراکز احترام و عقیدت کے بدل جانے کا خدشہ پیدا ہو گیا۔ صحیح و غلط کے معیار زیر و زبر ہونے لگے۔ عقائد کا ڈھانچہ لرزنے لگا۔ قرآن و سنت کی ایک ایک بات کو ماننے کے لیے عقلی ثبوت طلب کیے جانے لگے لیکن اس کے برعکس علمائے یونان کا ہر کہا بلا حیل و حجت تسلیم کیا جاتا تھا۔ اہلِ علم و دانش کی اس

گمراہی کو دیکھ کر ہی شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ چیخ اٹھے کہ "یاد رکھو! علم یا تو قرآن کی کسی آیتِ محکم کا نام ہے یا سنتِ ثابتہ قائمہ کا۔"

ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے اس برصغیر کے مرکزی مقام دہلی میں ایک پورا خاندان ایسا پیدا کر دیا جس نے قریب قریب دو صدیوں تک قرآن و سنت اور فقہ و تفسیر کا غلغلہ بلند کیے رکھا۔ یوں تو یہ پورا کا پورا خاندان ہی ایک سلکِ مروارید تھا جس کا ایک ایک فرد اپنے علم و فضل اور زہد و اتقاء میں بے مثال تھا لیکن علوم و فیوض بالخصوص علمِ حدیث کا جو چشمۂ فیض حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات بابرکات سے جاری ہوا، اس کا اندازہ اس برصغیر کے چپے چپے میں پھیلے ہوئے ان کروڑوں اساتذۂ حدیث سے کیا جا سکتا ہے جن کا سلسلۂ سند حضرت شاہ صاحب پر جا کر منتہی ہوتا ہے۔

شاہ صاحب نے علمِ حدیث میں دو تصنیفات اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ ایک بستان المحدثین، جس میں حدیث کی مشہور کتابوں اور ان کے مؤلفین کے حالات کا تذکرہ ہے۔ اور دوسری کتاب ان کا ایک رسالہ ہے جو عجالہ نافعہ کے نام سے مشہور ہے اور جس کا ترجمہ و حواشی اس وقت زیرِ نظر ہیں۔

شاہ صاحبؒ کا یہ رسالہ جس میں صحاح ستہ، مشکوٰۃ شریف اور حصن حصین کی اسناد کے بیان کے علاوہ فنِ حدیث سے متعلق کچھ متفرق معلومات درج کی گئی ہیں، اپنے زمانۂ تالیف سے لے کر آج تک طلبہ و اساتذہ اور عام شائقینِ حدیث میں بہت مقبول رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ رسالہ دہلی، لاہور، لکھنؤ وغیرہ مختلف مقامات پر بار بار چھپتا رہا ہے۔

اب نور محمد والوں نے "فوائد جامعہ بر عجالۂ نافعہ" کے نام سے اس رسالے کو بڑے اہتمام سے ترجمہ و حواشی کے ساتھ پھر شائع کیا ہے۔ اس میں سب سے پہلے رسالے کا متن ہے جس کی تصحیح فاضل دیوبند جناب مولانا محمد عبدالحلیم صاحب چشتی نے فرمائی ہے۔ پھر انہی کے قلم سے فارسی متن کا سلیس اردو ترجمہ ہے اور اس کے بعد نہایت مفصل حواشی۔ آخر میں ایک صحت نامہ